محمد طارق خان

ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

محمد ریاض

اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ آف میڈیا سائنسز، رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی، اسلام آباد

بچّوں کا ادب اور مجلّاتی صحافت: جدید ٹیکنالوجی کے تناظر میں

Abstracts

Children's Literature and Magazine Journalism: In the Perspective of Modern Technology

By Muhammad Tariq Khan, Research Scholar, Dept. of Urdu, University of Karachi.

Muhammad Riaz, Asst. Prof., Institute of Media Sciences, Rifah International University, Islamabad.

The rapid advancement in science and technology has profoundly reshaped societal structures, exerting deep influences on various aspects of human life. Simultaneously, this technology has also impacted children's literature. Themes of artificial intelligence (AI) have emerged in literature, with stories and sketches tailored for children reflecting the captivating allure of this technology. This article presents a critical analysis of past and present technologies, such as printing presses for the dissemination of messages and journals, children's radio literature, cassette stories, video films, dramas, computer usage for typing and design, internet, artificial intelligence, and Braille concerning children's books.

Keywords: Children's Literature, Science, Technology, Artificial Intelligence , Printing of Children's Books,

Children's Programs on Radio, Children's Cassette Stories, Children's Dramas and Cartoon Films, Illustration of Children's Books.

کلیدی الفاظ:

بچوں کا سائنسی ادب، مصنوعی ذہانت، ادبِ اطفال، بچوں کی کتابوں کی اشاعت، ریڈیو پر بچوں کے پروگرام، بچوں کے لیے کیسٹ کہانی، بچوں کے ڈرامے، بچوں کے لیے فلمیں، تصویری کہانیاں، بچوں کی کتابوں میں خاکوں کا استعمال، بچوں کا ادب

ہر دور کی ٹیکنالوجی نے اپنے زمانے کو متاثر کر کے اس پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے ترقی کی رفتار تیز ہوگئی۔ ترقی ہوئی تو چیزیں بدلیں۔ چیزیں بدلنے سے رہن سہن بدلا۔ لڑنے اور حکومت کرنے کے انداز بدل گئے۔ اسی طرح انسان نے لذتِ کام دہن کی چیزوں میں بھی نت نئی اختراعات کیں۔ غرض معاشرے کا ہر اہم ستون ٹیکنالوجی کے باعث کسی موم کی طرح مڑتا چلا گیا اور وہیں آ کھڑا ہوا جہاں سائنس و ٹیکنالوجی اسے کھڑا دیکھنا چاہتی تھی۔

اس ٹیکنالوجی نے جہاں معاشرت پر اثر ڈالا وہیں ادب پر بھی اپنا جادو چلایا۔ ٹیکنالوجی کی بدولت ابلاغ کی رفتار کو گویا پَر لگ گئے۔ مشینوں پر چھپائی سے لے کر مشینوں کے ذریعے براہ راست (لائیو) آنے تک کا سفر طے کیا گیا۔ نئی صدی کے آغاز کے بعد انسانی ترقی کی رفتار یکدم اتنی بڑھی کہ انسان کو اب اس ٹیکنالوجی سے خوف محسوس ہونے لگا۔

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے قدموں کی انقلابی دھمک نے اقبال کی اس حیرت پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔ مغرب کی اختراع 'مصنوعی ذہانت' ابھی قدم جما ہی رہی ہے کہ اس کے خلاف مغرب ہی سے آوازیں اُٹھنے لگی ہیں۔ ٹیکنالوجی کے ایک اہم ٹول چیٹ جی پی ٹی کی وجہ سے اسکرپٹ رائٹر پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔[۱]

اَدب اور اَدب میں بھی بچوں کے اَدب میں ٹیکنالوجی کن کن شعبوں میں اثر انداز ہوئی ہے، آئندہ سطروں میں اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

چھاپے خانے/کتابوں اور رسائل کی طباعت:

ابتدا میں کتابوں کی اشاعت کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا تھا کہ کتاب لکھ کر کاتب کو دی جاتی تھی۔ کاتب اس کتاب کے کئی قلمی نسخے تیار کر لیا کرتا تھا۔ بعد ازاں یہ نسخے تقسیم یا فروخت کیے جاتے تھے۔ چوں کہ ان نسخوں کی تیاری میں خطیر سرمایہ صرف ہوتا تھا، اس لیے ابتدا میں صاحبِ استطاعت افراد ہی کتابوں کا یہ شوق پالا کرتے تھے۔

اُردو ادب میں بچوں کا اَدب اس حوالے سے خوش قسمت ہے کہ اسے ابتدا ہی میں اچھے چاہنے والے ملے۔ ۱۹۰۲ء میں منشی محبوب عالم کے جاری کردہ رسالے بچوں کا اخبار ابتدا ہی میں لیتھو گرافی پرنٹنگ پر شائع ہوا۔ منشی محبوب عالم نے لیتھو گرافی پرنٹنگ کا استعمال کر کے متعدد دیدہ زیب اخبارات و رسائل شائع کیے۔[۲]

منشی محبوب عالم زرخیز دماغ کے مالک تھے۔

منشی محبوب عالم پیسہ اخبار نکال کر جنوبی ایشیا میں اُردو اخبار کا ایک سنہری دور شروع کر چکے تھے۔ کلید امتحان، ہمت، پیسہ اخبار، زمیندارو باغبان وبیطار، اخبار عام، شریف بی بیاں، انتخاب لاجواب، دی سن (The Sun) جیسے مختلف النوع اور ہمہ جہت قسم کے اخبارات ورسائل کا نکالنا منشی محبوب عالم ہی کا کمال تھا۔

بچوں کے لیے نکالا جانے والا رسالہ بچوں کا اخبار ایک نئی جدت تھی۔ کہانیوں، مضامین کے انتخاب کے علاوہ عمدہ اور دلکش خاکوں کے حسین امتزاج نے اس کا معیار بڑھا دیا تھا۔ اس کے شمارے دیکھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ آج کل بچوں کے لیے نکالے جانے والے کئی رسالوں سے موضوعات، مضامین اور تصویری خاکوں کے اعتبار سے بہتر تھا۔

اتنا عمدہ رسالہ نکالنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ منشی محبوب عالم تصنیف وتالیف کے اعتبار سے ایک تجربہ کار شخص تھے۔ اُنھوں نے مئی ۱۹۰۰ء میں یورپ کا دورہ کیا۔ تقریباً ۵ ماہ کا عرصہ گزار کر وہ ستمبر ۱۹۰۰ء میں واپس آئے۔ اس دوران جہاں اُنھوں نے مغرب کا مشاہدہ کیا وہیں اخبار کی صنعت کی ترقی سے بھی متاثر ہوئے۔ (۳)

اس لیے بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بچوں کا اخبار میں شامل خاکوں کا مقابلہ آج کل کے بچوں کے رسائل بھی شاید نہ کر سکیں۔

منشی محبوب عالم کے تجربات میں سے اس ایک اہم تجربے نے بچوں کی صحافت کی بنیاد ڈالی اور اس کے بعد آنے والے زیادہ تر رسالے بچوں کا اخبار کے طرز ہی پر نکلے، وہ یقیناً اس رسالے سے متاثر ہوئے اور لوگوں کو تحریک ملی کہ وہ بھی بچوں کے رسائل جاری کریں۔ بچوں کے اس رسالے ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ اس میں عام طلبہ کو بھی شامل کیا جاتا تھا۔

اس دوران میں پرنٹنگ کی دنیا میں کئی تبدیلیاں آئیں۔ ان تبدیلیوں کا اثر بچوں کے ادب پر بھی پڑا اور بچوں کا رسالہ بچوں کی دنیا وہ پہلا رسالہ ہے جو فوٹو آفسٹ پرنٹنگ پر شائع ہوا۔ یہ ۱۹۲۹ء کی بات ہے۔ (۴)

اس کے بعد آفسٹ پرنٹنگ میں بھی جدت آتی گئی اور اب جدید ٹیکنالوجی نے پرنٹنگ کو آسان خوب صورت اور دلکش بنا دیا ہے۔ بچوں کے رسائل میں چار رنگوں کا استعمال کافی عرصے بعد شروع ہوا۔ عموماً دو رنگوں میں یا پھر کسی ایک رنگ کا استعمال کر کے رسائل شائع کیے جاتے تھے۔ یہی معاملہ کتابوں کے حوالے سے بھی تھا۔ یہ کہنا تو مشکل ہے کہ پہلی بار چار رنگوں میں کون سا رسالہ شائع ہوا لیکن مئی ۱۹۸۴ء میں تعلیم وتربیت نے اپنے رسالے کو چار رنگوں میں خوب صورت انداز میں شائع کرنا شروع کیا۔ رنگوں کے اس طرح استعمال سے رسالے کی خوبصورتی میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ (۵)

پرنٹنگ کی دنیا میں بٹر پیپر سے فلمیں اور پھر پلیٹس بنائی جاتی تھیں اور اس پر رسائل اور کتابوں کی اشاعت ہوتی تھی۔ بعد ازاں فلمیں بنانے کا تردد بھی ختم ہو گیا اور صرف پلیٹس بننے لگیں۔ فی الحال کثیر تعداد میں کتابوں اور رسائل کی پرنٹنگ کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔

اس میں ایک اضافہ یہ ہوا ہے کہ جب سے اپنی کتابیں خود شائع کرنے کا رجحان بڑھا ہے۔ ڈیجیٹل پرنٹنگ کے نام پر چند نسخے بھی کتابوں اور رسائل کے لیے تیار کر لیے جاتے ہیں۔ اس میں پرنٹر سے پرنٹ نکال کر اسے کتابی شکل میں تیار کیا جاتا ہے۔ پرنٹنگ کی اچھی اور بڑی مشینوں پر اس کام کو انجام دیا جاتا ہے۔ روز بروز ڈیجیٹل پرنٹنگ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

کتب و رسائل اور اخبارات میں اب تک کاتب ہی کتابت کر کے انھیں تیار کیا کرتے تھے۔ کمپیوٹر پر کمپوزنگ کا پہلا کام روزنامہ جنگ نے کیا۔ بعد ازاں ان کی دیکھا دیکھی یہ ٹیکنالوجی جگہ جگہ استعمال ہونے لگی۔ بچوں کے ادب میں آنکھ مچولی پہلا رسالہ تھا جس نے کمپیوٹر کمپوزنگ میں رسالے کی اشاعت کا آغاز کیا۔ دھیرے دھیرے کاتب اس جدید ٹیکنالوجی کی نظر ہوتے گئے۔ (۶)

اب صورت حال یہ ہے کہ اخبارات اور رسائل و جرائد میں تحریریں ہاتھ سے لکھنے کے بجائے کمپوز شدہ حالت میں ای میل یا بذریعہ واٹس اپ سے بھیجی جا رہی ہیں۔

کمپیوٹر کمپوزنگ سے پہلے اُردو میں نسخ خط ہی رائج تھا۔ کمپیوٹر آنے کے بعد نوری نستعلیق کا استعمال کیا جانے لگا۔ اُردو کمپوزنگ کے لیے اب کئی اچھے اور معیاری فونٹ دستیاب ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی کے اس انقلاب کے باوجود ہاتھ سے کتابت کا تصور مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ کتابوں اور رسائل کی سرخیوں کے لیے اب بھی کاتبوں سے رجوع کیا جاتا ہے۔ ہاتھ کے لکھے ہوئے عنوانات رسائل اور کتابوں کی خوب صورتی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

ریڈیائی اَدب:

ریڈیو ۱۹۰۰ء کی دہائی میں ایجاد ہو چکا تھا، ۱۹۲۰ء کی دہائی کے اختتام تک ریڈیو ۵۳ ممالک میں پہنچ چکا تھا۔ ریڈیو میں ممالک اپنے ملک کی تہذیب و ثقافت کے حوالے سے مختلف پروگرام نشر کرتے تھے۔ برصغیر میں ریڈیو کی تاریخ ۱۹۲۳ء سے شروع ہوتی ہے جب کہ پاکستان شہروں لاہور و کراچی میں ریڈیو ۱۹۲۶ء میں آیا۔ شروع میں اس کا نام انڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن تھا، جو ۱۹۳۰ء میں انڈین اسٹیٹ براڈ کاسٹنگ سروس کر دیا گیا اور پھر ۸ جون ۱۹۳۶ء کو اس کا نام آل انڈیا ریڈیو ہو گیا۔ جدید ٹیکنالوجی کے اس شاہکار نے ہندوستانی ثقافت، تہذیب، اَدب اور علم و فن پر گہرے اثرات

مرتسم کیے۔ جہاں مختلف زبانوں کو اس سے فروغ حاصل ہوا وہیں اُردو زبان میں اَدب و ثقافت اور شعر ونغمہ کی ترویج ہوئی۔ (۷)

بچوں کے لیے اُردو زبان میں ابتدائی پروگرامات کے حوالے سے آل انڈیا ریڈیو اور بی بی سی کا تذکرہ ملتا ہے۔ بچوں کا الگ سے شعبہ بنایا گیا۔ بچوں کے لیے لکھنے والے ادیبوں اور شاعروں سے خصوصی کہانیاں، نظمیں لکھوائی گئیں۔ کچھ شعرا اور ادیب ایسے تھے کہ اُنھوں نے خود ریڈیو پر کہانیاں اور نظمیں پڑھیں۔ ۱۹۳۷ء میں بچوں کے شعبے کے پہلے انچارج، ''اشین قطب'' تھے۔ اشین قطب کے بعد قیصر حسین بختیاری انچارج بنے۔ بعد ازاں حفیظ جاوید، راجا فاروق علی خاں، عبدالماجد مرحوم، افضل صدیق، ظفر اقبال، فاروق جہان تیموری اور عصمت زہرہ وغیرہ انچارج رہیں۔ (۸)

سید ذوالفقار علی بخاری نے بچوں کے پروگرامات میں بذات خود دلچسپی لی اور متنوع پروگرامات کا اجرا کیا۔

۱۹۴۰ء کے عرصے میں بی بی سی اُردو سے بچوں کے لیے بھی پروگرامات نشر ہونا شروع ہوئے۔ بی بی سی میں اُردو نشریات کے حوالے سے آغا محمد اشرف لکھتے ہیں: (۹)

> ''اکتوبر ۱۹۴۰ء میں بی بی سی لندن میں، میں نے بچوں کا پروگرام ہندوستانی زبان میں شروع کیا تھا۔ پانچ چھے مہینے تک ہر ہفتے میں اپنے ننھے دوستوں کو انگلستان کی باتیں سناتا رہا۔''

آغا محمد اشرف نے درمیان میں یہ سلسلہ روک دیا تھا لیکن لوگوں کی جانب سے تقاضے بڑھتے گئے اور بالآخر اُنھوں نے مارچ ۱۹۴۲ء سے یہ پروگرام دوبارہ شروع کیا۔ آغا محمد اشرف بتاتے ہیں کہ صرف ہندوستان ہی سے نہیں بلکہ مصر، عراق، مشرقی افریقا، بدین، مسقط، بحرین، امریکا تک سے سننے والوں کے خط آتے تھے اور وہ اس پروگرام کے حوالے سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔

اس طرح ریڈیو جیسی جدید ٹیکنالوجی نے اَدب اطفال کی ترقی میں روز افزوں ترقی کی۔

کیسٹ کہانی:

یہ حقیقت ہے کہ سماج سے چو مکھی لڑائی لڑتے لڑتے برعظیم کے لوگوں کی زندگیوں پر ریڈیو اور ٹیپ کی آمد نے خوشگوار اثرات مرتب کیے اور ان کی زندگی کو یادگار لمحوں سے بھر دیا۔ کیسٹوں کی آمد کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھی۔ کیسٹوں میں گانے، ملی نغمے، گیت وغیرہ ڈال کر اُنھیں گھروں میں، گاڑیوں میں، شادی بیاہ کے موقع پر چلایا جاتا تھا۔ بچوں کے لیے بھی اس میں دلچسپی کی چیزیں شامل کی گئی تھیں۔ بچوں کی نظمیں، کہانیاں، لطائف کو بچے نہایت ذوق و شوق سے سنتے تھے۔

فلم ہدایت کار فرید احمد نے ممکنہ طور پر پاکستان میں سب سے پہلے کیسٹ کہانیوں پر (۱۹۷۰ء کی دہائی کے نصف دوم میں) کام شروع کیا تھا۔ ای ایم آئی نامی مشہور میوزک کمپنی کے ذریعے انھوں نے کیسٹ کہانی کے نام سے ۱۵ کیسٹ جاری کیں، جو بین الاقوامی معیار کی تھیں۔ ان کی کیسٹوں میں معروف اداکاروں نے وائس ایکٹنگ کی، جن میں قاضی واجد اور شمشاد علی خان بھی تھے(۱۰)۔ ان کے بعد لاہور کے ایک ادارے نے ۱۵ نمبر سے ۲۵ نمبر تک اس سلسلے کو آگے چلایا۔ اسی دور میں قمر علی عباسی نے بچوں کے لیے باقاعدہ کیسٹ کہانیاں تحریر کیں جب کہ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، پاکستان نے بھی کیسٹ میں نظمیں اور کہانیاں پیش کیں۔(۱۱)

ماضی کی اس ٹیکنالوجی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے مزید متعدد اداروں نے باقاعدہ بچوں کے لیے کیسٹ کہانیاں ریلیز کیں۔ جامعۃ الرشید ادارے کے زیرِاہتمام ایم آئی ایس کا ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارے نے بے شمار کیسٹ کہانیاں ریلیز کیں اور بچوں کی تفریحِ طبع کا اہتمام کیا۔ اسی طرح ماہ نامہ ساتھی کراچی اور خرم مراد کے بنائے گئے ادارے سمع وبصر کے تحت بچوں کے لیے نظموں اور کہانیوں پر مشتمل کئی کیسٹ کہانیاں ریلیز کی گئیں۔(۱۲)

۲۰۰۰ء کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور کئی اداروں نے اس طرف توجہ دی لیکن جلد ہی سی ڈی اور ڈی وی ڈی نے آڈیو و وڈیو کیسٹ کا دور ختم کر دیا۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن نے بچوں کے لیے ای بک سی ڈی پر کام کیا اور کئی کتابوں کی کہانیوں کو سی ڈی میں ای بک کے عنوان سے پیش کیا۔ جب کہ ۲۰۱۹ء میں رابعہ رضا کی کتاب وادیٔ طائرستان کے ساتھ سی ڈی میں بھی یہی کتاب اور چند مزید کہانیاں وغیرہ آڈیو فارمیٹ میں شامل تھیں۔ مصنفہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر اس کام کو سرانجام دیا۔(۱۳)

ویڈیو، فلمیں اور ڈرامے:

پاکستان میں ٹیلی ویژن کی آمد ۱۹۶۴ء میں ہوگئی تھی اور ٹیلی ویژن کی آمد کے کچھ عرصے بعد بچوں کے لیے ڈرامے اور فلمیں بھی بنائی گئی تھیں۔ محمد طاہر کے مطابق بچوں کا پہلا پروگرام بی جمالو ۱۹۶۴ء میں پیش کیا گیا تھا۔(۱۴)

جب کہ پہلا ڈراما (بچوں کے لیے) ۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۷ء تک ننھی منی کہانیاں کے عنوان سے پیش ہوتا تھا۔ اِس کی خاص بات یہ ہے کہ اسے مختلف مصنّفین سے لکھوایا گیا تھا اور یہ دو سال میں ۹۷/اقساط میں نشر ہوا۔ جب کہ ۱۹۶۹ء میں جبار توقیر کے ناول پر مبنی مشہور زمانہ ڈراما میرا نام منگو نشر ہوا جب کہ پہلا سائنس فکشن ڈراما ٹک ٹک کمپنی تھا یہ بھی پی ٹی وی کے شروع کے برسوں میں نشر ہوا۔(۱۵)

بچوں کے معروف مصنف اے حمید نے انوکھا سفر کے نام سے ایک ڈراما لکھا جس میں کردار ''نومی'' ایک گھڑی کے ذریعے ماضی میں پہنچ کر مسلم سائنس دانوں ابن الہیثم، جابر بن حیان، یعقوب بن طارق، ابونصر فارابی وغیرہ

سے ملتا ہے۔ بعدازاں ہمدرد فاؤنڈیشن نے اسے سیریز کی شکل میں کتابی صورت میں شائع کیا۔[۱۶]

اے حمید کا ایک اور کارنامہ عینک والا جن ہے۔ جسے ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۶ کے عرصے میں پی ٹی وی نے تیار کیا تھا۔ اس ڈرامے نے مقبولیت کے نئے ریکارڈ قائم کیے تھے اور اس ڈرامے کو دوبارہ عوامی مطالبے پر پی ٹی وی پر نشر کیا گیا تھا۔[۱۷]

بچوں کے اَدب میں ماہنامہ آنکھ مچولی، کراچی نے بچوں کے لیے ویڈیو میگزین کے نام سے ایک وڈیو پروگرام پیش کیا، جیسے آڈیو کیسٹ میں کہانیاں، نظمیں، معلوماتی مضمون اور لطائف کے ذریعے بچوں کو محظوظ کیا جاتا تھا۔ اسی طرح اس ویڈیو میگزین میں متحرک تصاویر کے ذریعے کہانیاں، نظمیں، لطیفوں کو پیش کیا گیا ہے۔[۱۸]

گزرتے وقت کے ساتھ ٹیکنالوجی نے ترقی کی اور ٹی وی ڈرامے اور فلموں میں بہتری آتی گئی۔ ابتدا میں 2D کارٹون فلمیں بنتی تھیں۔ ہالی ووڈ کی بنائی گئی کارٹون فلمیں، سیریز پاکستانی چینل ایس ٹی این (STN) پر چلتی تھیں۔ ان کی زبان انگریزی ہوتی مگر پھر بھی پاکستانی بچے انھیں شوق سے دیکھا کرتے تھے۔

نجی چینلوں کی آمد کے بعد بچوں کے لیے ڈراموں کے ساتھ فلمیں بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال بڑھ گیا۔

3D ٹیکنالوجی آنے کے بعد فلموں کا ایک نیا ٹرینڈ چلا۔ دنیا بھر میں 3D فلمیں بھاری بجٹ سے بننے لگیں۔ خطیر رقم سے بننے والی ان فلموں نے مستقبل کا نقشہ کھینچ دیا کہ اب ٹیکنالوجی انسانی جذبات واحساسات کا اظہار کرے گی۔

ہالی ووڈ کی اُردو ڈبنگ شدہ 3D فلمیں بھی برِعظیم پاک و ہند میں مقبولیت حاصل کرتی گئیں۔

ہالی ووڈ کی کنگ فو پانڈا (Kung Fu Panda)، دی ایڈونچر آف ٹن ٹن (The Adventures of Tintin)، ہاؤ ٹو ٹرین یور ڈریگن (How to Train Your Dragon)، نیمو (Nemo)، مڈ غاسکر (Madagascar) جیسی فلموں نے بچوں کو نئی دنیاؤں سے روشناس کروایا۔ ان فلموں اور ڈراموں نے ناولوں اور کتابوں کی جگہ لے لی۔ اب پڑھنے کی طرف رجحان کم اور دیکھنے کی طرف زیادہ ہے۔ بچوں کا ادب پڑھنے کی حد تک سکڑا ضرور ہے لیکن دیکھنے کے لحاظ سے ترقی کی منازل طے کرتا جارہا ہے۔[۱۹]

جدید ٹیکنالوجی میں ڈراموں نے بچوں کے ذہنوں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان ڈراموں میں اخلاقی سبق موجود ہوتے تھے۔ اگرچہ ابلاغ کا موثر ذریعہ کتاب ہے جو فرد کی ذہنی اور نظریاتی طور پر آبیاری کرتی ہے اور علم کا ایک ایسا در واکرتی ہے جس کے اندر گہرائی اور گیرائی موجود ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ٹی وی ڈرامے اور فلموں نے اپنے ناظرین کی تعداد میں اضافہ تو کیا ہے لیکن فرد کی انفرادی صلاحیتوں اور ذہنی اُپج کو بہتر بنانے میں کتاب سے کم ہی اثر ڈالا ہے۔

ان فلموں اور ڈراموں نے بچوں کی تفریحی جبلت کو متاثر کیا اور انھیں محظوظ ہونے کا موقع فراہم کیا۔

عینک والا جن ہو یا ایس ٹی این چینل پر کیپٹن پلینٹ سیریز۔ یہ ایک لمبے عرصے تک لوگوں کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتے رہے۔ اس میں وہ مواد بھی لوگوں کو متاثر کرتا نظر آتا ہے جو مغرب سے درآمد شدہ ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ اس نے سرحدوں کا فرق مٹا دیا۔

ابتدا میں تو سرکاری چینل ہی مغربی ممالک کا مواد نشر کیا کرتے تھے مگر اکیسویں صدی کے بعد جب سے پرائیوٹ چینلز نے قدم جمائے ہیں، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ مواد اب نجی چینلوں پر بھی نظر آتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچوں کے لیے باقاعدہ طور پر کوئی پروگرام خال خال ہی نجی چینلوں پر نشر ہوا ہے، اِن نجی چینلوں اور اداروں نے اس اہم شعبے کو جس طرح نظر انداز کیا ہے، یہ کسی بے حسی سے کم نہیں۔ بچوں کو باقاعدہ توجہ دے کر ان کے لیے پروگرامات کا اجرا نہ ہونے کے برابر ہے۔ ابتدا میں سرکاری چینلز میں بچوں کا ایک سیکشن ہوا کرتا تھا جس کے انچارج بچوں کے نامور ادیبوں سے کہانیاں او نظمیں لکھوا کر انھیں نشر کیا کرتے تھے مگر بعد میں نجی چینلوں کے ساتھ ساتھ سرکاری چینل نے بھی اس تسلسل کو برقرار نہیں رکھا۔

اسی طرح کتاب کی ایک ملک سے دوسرے ملک منتقلی ایک مشکل کام تھا۔ سرحدوں کے مسائل آڑے آجاتے تھے لیکن جدید ٹیکنالوجی نے کتاب کو بذریعہ پی ڈی ایف(portable document format) کی صورت کسی بھی ملک اور خطے میں سیکنڈوں کے حساب سے پہنچانا آسان بنا دیا ہے۔

بالآخر انٹرنیٹ اور بعد ازاں سوشل میڈیا نے ساری بساط ہی اُلٹ دی۔ اب انفرادی سطح پر چینل بننے لگے، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

کمپیوٹر کا استعمال:

دنیا کا پہلا کمپیوٹر ۱۲ مئی ۱۹۴۱ء کو جرمنی کے شہر برلن سے تعلق رکھنے والے موجد کونراڈ سُوزے (Konrad Zuse) نے تیار کیا تھا۔ ابتدا میں اس کا استعمال کاروباری، خلابازی اور دفاعی اُمور کے حوالے سے کیا گیا۔

پاکستان میں اس کا اَدبی استعمال کرنے کا سہرا جنگ گروپ کے میر خلیل الرحمٰن کے سر جاتا ہے۔ اُنھوں نے احمد مرزا جمیل کے آئیڈیے پر کام کرتے ہوئے پہلا اُردو خط (Font) تیار کیا۔ صحافتی اداروں کی جانب سے اس طرح کی کوشش کا مقصد یہ تھا کہ اخبارات و رسائل کی کتابت میں آنے والے مسائل کو حل کیا جائے۔

۱۹۵۰ء میں شروع ہونے والی ان کوششوں کی بھی ایک دلچسپ کہانی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کمپیوٹر پر اُردو کو منتقل کرنا اتنا آسان نہیں تھا، احمد مرزا جمیل نے کمپیوٹر پر اردو کو منتقل کر کے اردو زبان پر جو احسان کیا ہے، وہ تادیر یاد رکھا جائے گا۔[۲۰] اس اہم کام کے بعد ایک مسئلہ تاحال موجود ہے اور وہ ہے کمپیوٹر

کمپوزنگ میں پروف ریڈنگ۔ مگر مستقبل قریب میں اب یہ مسئلہ بھی حل ہونے والا ہے۔ انگریزی میں ایم ایس ورڈ (MS Word) ٹائپنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ بھی تقریباً ہر اہم سافٹ ویئر انگریزی کی پروف ریڈنگ خود ہی کر دیتا ہے۔ غلط الفاظ کی نشاندہی سرخ خط کشیدہ الفاظ سے ہو جاتی ہے جبکہ اُردو میں اس حوالے سے اِدارہ فروغ قومی زبان ایک ایسا سافٹ وئیر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے جو غلط الفاظ کو انگریزی کی طرح خط کشید کر سکے۔ اس سلسلے میں اُردو کے ناول نگار اور ادبیات کے مدیر ''اختر رضا سلیمی'' نے اپنی ذاتی کوششوں سے ایک سافٹ وئیر بنالیا ہے مگر تاحال ان کا بنایا گیا سوفٹ وئیر بھی چند مسائل کی وجہ سے فی الحال دستیاب نہیں ہے۔

رسائل اور کتابوں کی تزئین و آرائش کے لیے مختلف سافٹ وئیر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جن میں کورل ڈرا، ایڈوب فوٹوشاپ اور السٹریٹر نمایاں ہیں۔ یہ سافٹ وئیر ہر سال اپنے نئے ورژن چند تبدیلیوں کے ساتھ لانچ کرتے رہتے ہیں۔

انٹرنیٹ:

انٹرنیٹ کی آمد کے ساتھ ہی مختلف ادبی رسائل و جرائد نے اپنی ویب سائٹس بنانا شروع کر دی تھیں۔ پاکستان میں سب سے پہلے لاہور کے ماہنامہ پھول نے انٹرنیٹ پر اپنا رسالہ پیش کیا، اس کے بعد آنکھ مچولی، لاہور نے ۲۰۰۰ء میں اپنی ویب سائٹ بنائی۔ اس وقت بچوں کی دلچسپی کے لحاظ سے متعدد ویب سائٹس موجود ہیں۔ خالص بچوں کے اَدب کو فروغ دینے کے حوالے سے روشنائی (www.roshnai.com)، ساتھی میگزین (www.satheemagazine.com)، وی شائن ورلڈ (www.vshineworld.com)، ہمدرد نونہال (www.naunehal.com) اور چراغ ڈاٹ۔ کام (www.chragh.com) ویب سائٹس قابلِ ذکر ہیں۔

روشنائی ویب سائٹ محمد الیاس نواز کی ذاتی کوششوں کا عمل دخل ہے، اُنھوں نے بچوں کے ادیبوں کی کہانیوں سمیت مضامین، نظمیں، تحقیقی مقالوں کو جمع کیا ہے۔ نہ صرف کلاسک ادب بلکہ بچوں کے عصر حاضر کے قلم کاران کی تحریریں بھی آپ کو اس ویب سائٹ پر نظر آئیں گی۔

ساتھی میگزین نے اپنے میگزین میں شائع ہونے والے مواد کو ویب سائٹ کی زینت بنایا ہے۔ وہاں آپ ساتھی کے پرانے شمارے اور بزم ساتھی کی سرگرمیوں کے بارے میں بھی جان سکتے ہیں۔

اِسی طرح وی شائن ورلڈ اور ہمدرد نونہال نے بھی اپنی ویب سائٹ پر بچوں کی دلچسپی کا مواد جمع کیا ہے۔

انٹرنیٹ جدید ٹیکنالوجی کا ایک ایسا شاہکار ثابت ہوا کہ جس نے پوری دنیا کو ایک مٹھی میں لا قید کیا۔ اسی انٹرنیٹ کی بدولت یوٹیوب سروس کے ذریعے دنیا بھر سے لوگوں نے ویڈیوز اپلوڈ کرنا شروع کیں۔ اس طرح دنیا کا شاید ہی کوئی موضوع ایسا ہے جس کے حوالے سے یوٹیوب پر کوئی مواد نہ ہو۔ یوٹیوب سروس کے ذریعے بچوں کے لیے انفرادی سطح پر بنائے گئے متعدد چینلز معرض وجود میں آئے۔ کچھ بڑے چینل اداروں نے بنائے اور اس میں بچوں کے لیے نظمیں اور کہانیوں کا اشتراک کیا۔

اُردو فیری ٹیلز(Urdu Fairy Tales)، سنو کہانی(SunoKahani Official)، قرآن اسٹوریز(Quran Stories) ، کوکوٹی وی اُردو(Koo Koo TV Urdu)، کڈز لینڈ (Kids Land)جیسے چینلز پر بچوں کے لیے مزے مزے کی کہانیاں موجود ہیں۔[۲۱]

اسی طرح نظموں کے لیے اُردو کڈز(Urdu Kids)، انفوبیلز(Infobells)، آؤ اُردو سیکھیں (Aao Urdu Seekhain)، کڈز ٹی وی اُردو(Kids Tv Urdu)، عمر اور ہانا اُردو (Omar and Hana Urdu)، کے نام سے الگ سے چینل موجود ہیں۔[۲۲] یہ صرف چند چینلز کے نام ہیں ایسے سیکڑوں چینل اُردو میں بچوں کے ادب کی سمعی و بصری اشاعت کر رہے ہیں اور ان ویڈیوز کو دیکھنے والوں کی تعداد لاکھوں نہیں کروڑوں میں ہے۔

فیس بک پر ایسے کئی چینلز اور گروپ موجود ہیں جہاں بچوں کے لیے کہانیاں اور نظمیں پیش کی جاتی ہیں۔ فیس بک پر آپ مواد کو یونی کوڈ کی شکل میں، تصاویر اور ویڈیو کی صورت میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔

انفرادی طور پر بھی عام لوگ اور بچوں کے ادیب اپنے فیس بک اکاؤنٹ سے اپنی تحریریں کے علاوہ دیگر لوگوں کی تحریروں کا بھی اشتراک کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح واٹس ایپ اور ٹیلی گرام جیسی سوشل میڈیا ایپ کے ذریعے کہانیوں، نظموں اور معلومات کا تبادلہ ہوتا ہے۔ واٹس اَیپ(WhatsApp) اور ٹیلی گرام(Telegram) جیسی ایپس پر کتابوں کو برقی صورت (eBook میں بھی بھیجا جاتا ہے۔)

ان جدید ٹیکنالوجی سے اگرچہ کتابوں تک رسائی آسان ہوگئی ہے لیکن اس کا نقصان یہ ہوا کہ پڑھنے والوں نے کاغذ کے بجائے اسکرین کا انتخاب کرلیا ہے۔ اب بچے ہوں یا بڑے وہ موبائل فون، لیپ ٹاپ یا پھر موبائل ٹیب کے ذریعے پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کی آنکھوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے پرنٹ شدہ کتابوں کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے۔ پبلشروں اور ناشروں نے کتابوں کے کیٹلاگ ان ایپس میں بھی بنا رکھے ہیں جسے دیکھ کر کوئی بھی شخص کتاب پسند کر کے آرڈر دے سکتا ہے۔

موبائیل ایپس کے ذریعے بھی بچوں کے اَدب کا فروغ ہو رہا ہے۔مختلف اداروں اور بچوں کے رسائل نے بچوں کی نہ صرف نصابی سرگرمیوں کے حوالے سے ایپس بنا رکھی ہیں بلکہ اُردو لٹریچر کو بھی اس کے ذریعے فروغ مل رہا ہے۔

اُردو زبان وادب کے حوالے سے ایک ایپ ادیب آن لائن(Adeeb online) میں بچوں کے اَدب کا سیکشن موجود ہے اور اس سیکشن میں بچوں کا اردو کلاسک اَدب کی بہترین کتابیں شامل ہیں۔[۲۳] گوگل پلے اسٹور میں اُردو کڈز کہانی اور اُردو کڈز ہوم کے نام سے سیکڑوں ایسی ایپس ہیں جن میں بچوں کے لیے مزے مزے کی نظمیں اور کہانیاں موجود ہیں،چوں کہ ان اداروں پر چیک اینڈ بیلنس کا کوئی نظام نہیں ہے اس لیے ان میں اُردو کے حوالے سے اغلاط بھی بے شمار موجود ہوتی ہیں۔جنھیں ٹھیک کرنا ضروری ہے۔

مصنوعی ذہانت:(Artificial intelligence)

اگر یہ کہا جائے کہ مصنوعی ذہانت نے سائنس کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

مصنوعی ذہانت جسے انگریزی میں اے آئی Artificial Intelligent کہا جاتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ مشینوں کا خود کار ہونا۔اس ذہانت کے ذریعے مشینوں کو یہ صلاحیت دی جاتی ہے کہ وہ خود سے انسانوں کی طرح سوچیں، سمجھیں اور فیصلے کریں۔اس ٹیکنالوجی کے ذریعے طب، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس سمیت متعدد شعبوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی وجہ سے اب کسی بھی چیز کا اسکرپٹ پلک جھپکتے لکھا جا رہا ہے۔ChatGPT کے اس عمل کے جہاں فوائد ہیں وہیں اس کے مضمرات بھی سامنے آرہے ہیں۔امریکن رائٹرز گلڈ (WSA) جو ہالی ووڈ فلمز، ٹی وی شوز اور ٹاک شوز کے لیے اسکرپٹ لکھنے کا کام کرتی ہے،اس ادارے کے افراد ChatGPT کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ان کو ڈر ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہا تو جلد ہی اسکرپٹ رائٹرز کا کام یہ مشینیں سنبھال لیں گی۔لکھنے لکھانے کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا تو انسان کند ذہن بنتے چلے جائیں گے۔[۲۴]

یہ جدید ٹیکنالوجی جہاں دیگر چیزوں پر اثر انداز ہو رہی ہے وہیں اس کا اثر اَدب پر بھی پڑ رہا ہے۔

یہ ٹیکنالوجی مختلف ادارے فراہم کر رہے ہیں۔اس میں آپ کو ایک چیٹ بکس فراہم کیا جاتا ہے۔یہ چیٹ بکس کے سافٹ ویئر نہ صرف آپ کے بتائے گئے انفرادی الفاظ کا جائزہ لیتے ہیں بلکہ پورے جملے کو پڑھ کر سمجھتے ہیں اور ایک مناسب جواب آپ کو فراہم کرتے ہیں۔اس طرح کے کام اس سے پہلے بھی انجام دیے جاتے تھے مگر اب یہ کام زیادہ بہتر طریقے سے ہو رہا ہے۔اس کے ذریعے نہ صرف بچوں کے لیے کہانیاں لکھی جا سکتی ہیں بلکہ کہانیوں کے تراجم

بھی کسی حد تک آپ کر سکتے ہیں۔ مسئلہ مستقبل میں یہ پیش آنے والا ہے کہ اگر کوئی فرد چیٹ بکس کا استعمال کرتے ہوئے کوئی مضمون، کہانی لکھتا ہے تو اس تحریر کی حقوق ملکیت کس کے ہوں گے اور کوئی فرد اسے اپنے نام سے شائع کرتا ہے تو یہ سرقے کے زمرے میں آئے گا یا نہیں؟

اسی طرح مصنوعی ذہانت کے ذریعے تصاویر بنائی جارہی ہیں۔ پہلے یہ کام مصور کیا کرتے تھے۔ اب کوئی بھی کسی کہانی یا مضمون کے حوالے سے کوئی تصویر بنانا چاہتا ہے تو وہ تصویر بنانے والے سافٹ ویئر مثلاً مڈ جرنی، لیونارڈو (مصنوعی ذہانت سے تصاویر بنانے کی سروسز دینے والے ادارے) وغیرہ پر اپنا مدعا مختصراً الفاظ میں درج کرتا ہے، حتیٰ کہ اگر آپ مناسب الفاظ کا استعمال نہیں کر پارہے ہیں تو وہ سافٹ ویئر آپ کے لفظوں کو مزید بہتر بنا کر چند ہی سیکنڈوں میں آپ کو آپ کی پسند کی تصویر بنادے گا۔ لیجیے جناب مصور کی جھنجھٹ سے بھی آزادی۔

اب کوئی بھی شخص لکھلدی، مصور بن سکتا ہے اور اس میں اسے برسوں کی محنت، ریاضت کی بھی ضرورت نہیں۔ بس کچھ سوچنا ہے اور اس سوچ کے ذریعے آپ اپنی کہانی، اپنی تصویر بنا سکتے ہیں۔ اے آئی کی مدد سے تیار کردہ پہلا پوٹریٹ ۲۰۱۸ء میں ۴۳۲۵۰۰ ڈالر میں فروخت ہوا تھا۔ (۲۵)

مستقبل قریب میں اے آئی بچوں کے اَدب پر مزید اثرات مرتب کرے گی۔ اے آئی کی مدد سے ویڈیوز بنانے کا عمل بھی جاری ہے۔ اب ChatGPT سے اسکرپٹ لکھ کر اس اسکرپٹ سے ویڈیو بنائی جا سکے گی۔ اس کے ابتدائی تجربات کیے جارہے ہیں۔ مستقبل میں مزید اچھی ویڈیوز بنائی جا سکیں گی۔

بچوں کے اَدب میں مصنوعی ذہانت کے حوالے اور اس کا استعمال:

بچوں کے اَدب میں مصنوعی ذہانت پر کہانیاں، نظمیں تحریر کی جارہی ہیں۔ حال ہی میں مصنوعی ذہانت پر بن یا مین (محمد اسماعیل صدیقی) کا ناول ماہ نامہ ساتھی میں شائع ہو رہا ہے۔ (۲۶) اس سے قبل وہ مصنوعی ذہانت پر ایک ناول طلسم کوڈربا کے نام سے ماہ نامہ ساتھی میں لکھ چکے ہیں۔

طلسم کوڈربا کی ابتدا ''مسعود حسین شیخ'' نے کی۔ پہلی قسط کے بعد اس ناول کو آگے بن یا مین نے بڑھایا۔ اس کہانی میں ایک لڑکی (مرکزی کردار) مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے محلے اور شہر کی سطح پر ہونے والے غلط کاموں کو روکتی ہے۔ دشمن کی چالوں کو بھی اسی طریقے سے ناکام بنایا جاتا ہے۔ مصنوعی ذہانت پر یہ پہلا ناول ہے جو بچوں کے کسی رسالے میں شائع ہوا۔ (۲۷)

بچوں کے لیے سائنس فکشن پر کہانیاں عرصہ دراز سے لکھی جارہی ہیں۔ سائنس فکشن لکھنے والوں میں اے حمید، ستار طاہر، حسن ذکی کاظمی، اشتیاق احمد، ابن آس، عادل منہاج، نوشاد عادل، تسنیم جعفری، اسلام نشتر، سید سہیل اختر ہاشمی،

محمد سعید اور ڈاکٹر طارق ریاض وغیرہ نمایاں ہیں۔

بچوں کے رسائل میں عرصہ دراز سے ایک مسئلہ تصاویر کا تھا۔ مہنگے مصوروں کے باعث بیشتر رسائل کہانی کے مطابق اسکیچ نہیں بنوا پاتے تھے۔ اب مصنوعی ذہانت کی وجہ سے وہ کہانی کا اسکیچ چند سیکنڈوں میں بنانے پر قادر ہو گئے ہیں۔ ہفت روزہ بچوں کا اسلام، ماہ نامہ ساتھی، ماہ نامہ نونہال سمیت متعدد رسائل اب زیادہ تر تصویریں اے آئی کی مدد سے بنا رہے ہیں۔ اداروں میں ''نیشنل بک فاؤنڈیشن'' اور ''بچوں کا کتاب گھر'' نے اپنی کتابوں کے سرورق اور اندرونی صفحات کے لیے اے آئی سے تصویریں بنانا شروع کر دی ہیں۔

بریل پر بچوں کی کتابیں:

جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے اب نابینا افراد بھی پڑھ لکھ سکتے ہیں۔

لوئی بریل (۱۸۰۹ء۔ ۱۸۵۲ء) اس ایجاد کا بانی ہے۔ بچپن میں بینائی جانے کے بعد اس نے بریل رسم الخط ایجاد کیا۔ یہ خط بنیادی طور پر چھے نقطوں پر مشتمل نظام ہے۔ نقطوں پر انگلیاں پھیری جاتی ہیں اور لکھی ہوئی تحریر کا مفہوم سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہ نظام دنیا کی تمام بڑی زبانوں نے اپنا لیا ہے۔

پاکستان میں نیشنل بک فاؤنڈیشن بچوں کی بریل کتابیں شائع کر رہا ہے۔

عالمی سطح پر ۲۰۱۳ء میں بریل کتابوں پر کاپی رائٹ کا اطلاق ختم کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اب کسی بھی کتاب کو بریل میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ [۲۸]

اس فیصلے کی وجہ سے اُمید کی جا رہی ہے کہ اُردو میں نابیناؤں کے لیے ان کی ضروریات کے مطابق کتابوں کی اشاعت میں تیزی آ سکتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی نے منفی سے زیادہ مثبت اثرات ادب پر مرتب کیے ہیں۔ خصوصاً حالیہ ہونے والی تبدیلیاں جو چیٹ جی پی ٹی اور مڈ جرنی جیسے اداروں کے ذریعے آتی جا رہی ہیں، اس کے اثرات گہرے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے مثبت اثرات اپنی جگہ مگر یہ جدید ٹیکنالوجی انسانی زندگی کے لیے خطرات کا بھی باعث بنے گی۔ جس طرح جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ادب اور بچوں کے ادب کو مزید بہتر بنانے، نکھارنے کی جانب توجہ دینی چاہیے، اسی طرح منفی استعمال کو روکنا بھی اَز حد ضروری ہے۔

حواشی

۱۔ عبدالحمید، مصنوعی ذہانت۔ فوائد اور خطرات اور؟، (کراچی: روزنامہ ایکسپریس، ۱۹ مئی ۲۰۲۳)، ص ۳

۲۔ ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر، روشنی کا سفر، (اسلام آباد: شعبہ بچوں کا ادب، دعوۃ اکیڈمی، ۲۰۱۳ء)، ص ۴۰

۳۔ محمد طارق خان، پاکستان میں بچوں کے اُردو رسائل، (کراچی: شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی، ۲۰۲۲ء)، ص ۴۷

۴۔ ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر، بچوں کے اُردو رسائل کی سرگزشت، (اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، اپریل ۱۹۹۳ء)، ص ۴

۵۔ تعلیم و تربیت، (لاہور: فیروز سنز، مئی ۱۹۸۴ء)، ص ۱

۶۔ آنکھ مچولی، (کراچی: گرین گائیڈ اکیڈمی، جنوری ۱۹۹۰ء)، ص ۷

۷۔ https//:en.wikipedia.org/wiki/Timeline_of_radio

۸۔ رفعت سروش، آل انڈیا ریڈیو اور اُردو، (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۸ء)، ص ۳۱

۹۔ آغا محمد اشرف بچوں کا لندن، (دہلی: حالی پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۴۲ء)، ص ۳

۱۰۔ ریاض الرحمان ساغر، وہ بھی کیا دن تھے، (القمر انٹر پرائزر، ۱۹۹۵ء)، ص ۲۰۱

۱۱۔ آہنگ، جلد ۵۸، شمارہ ۵ تا ۷، (اسلام آباد: ریڈیو پاکستان، ۲۰۰۶ء)، ص ۱۶۲

۱۲۔ یاسمین سحر، عبیداللہ کیہر کے سفرنامے، (کراچی: وفاقی جامعہ اُردو، ۲۰۲۳ء)، ص ۵۵

۱۳۔ رائعہ رضا، وادیٔ طائرستان، (لاہور: بچوں کا کتاب گھر، ۲۰۱۹ء)، ص ۷

۱۴۔ محمد طاہر، ٹیلی ویژن کے اُردو ڈرامے، (لاہور: جامعہ پنجاب، ۲۰۰۹ء)، ص ۳۴۷

۱۵۔ http//:youtu.be/Rjni8E02TOs?si=DgN3pM1-YAiTUblE

۱۶۔ محمد طاہر، ٹیلی ویژن کے اُردو ڈرامے، (لاہور: جامعہ پنجاب، ۲۰۰۹ء)، ص ۳۵۴

۱۷۔ http//:www.dawnnews.tv/news/1204596

۱۸۔ آنکھ مچولی، ویڈیو میگزین آنکھ مچولی، (کراچی: گرین گائیڈ اکیڈمی، اپریل ۱۹۹۵)، ص ۴۷

۱۹۔ http//:www.imdb.com/list/ls056530422

۲۰۔ http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+stories+urdu

۲۱۔ محمد اکبر سجاد، پاک نستعلیق فانٹ: ایک تکنیکی جائزہ، (اسلام آباد: مشمولہ ماہنامہ اخبارِ اردو، جولائی ۲۰۰۹ء)، ص ۱

۲۲۔ http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+poems+urdu

۲۳۔ http//:www.adeeb-online.com

۲۴۔ عبدالحمید، مصنوعی ذہانت ـ فوائد اور خطرات اور؟، (کراچی: روزنامہ ایکسپریس، ۱۹ مئی ۲۰۲۳)، ص ۶

۲۵۔ http//:news.artnet.com/market/first-ever-artificial-intelligence-portrait-painting-sells-at-christies-1379902

۲۶۔ بن یامین، ہمزادوں کا حملہ، مشمولہ ماہنامہ ساتھی، (کراچی: ادارہ ساتھی، دسمبر ۲۰۲۳ء)، ص ۲۸

۲۷۔ بن یامین، طلسم کوڈربا، مشمولہ ماہنامہ ساتھی، (کراچی: ادارہ ساتھی، جولائی ۲۰۲۱ء)، ص ۲۴

۲۸۔ www.dw.com/ur

مآخذ

۱۔ اشرف، آغا محمد، بچوں کا لندن، دہلی: حالی پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۴۲ء

۲۔ خان، محمد طارق، پاکستان میں بچوں کے اُردو رسائل، کراچی: شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی، ۲۰۲۲ء
۳۔ رضا، رائعہ، وادیٔ طائرستان، لاہور: بچوں کا کتاب گھر، ۲۰۱۹ء
۴۔ ساغر، ریاض الرحمان، وہ بھی کیا دن تھے، القمر انٹر پرائزر، ۱۹۹۵ء
۵۔ سحر، یاسمین، عبید اللہ کیہر کے سفر نامے، کراچی: وفاقی جامعہ اُردو، ۲۰۲۳ء
۶۔ سروش، رفعت، آل انڈیا ریڈیو اور اُردو، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۸ء
۷۔ طاہر، محمد، ٹیلی ویژن کے اُردو ڈرامے، لاہور: جامعہ پنجاب، ۲۰۰۹ء
۸۔ کھوکھر، محمد افتخار، ڈاکٹر، روشنی کا سفر، اسلام آباد: شعبہ بچوں کا ادب، دعوۃ اکیڈمی، ۲۰۱۳ء
۹۔ ـــــ، بچوں کے اُردو رسائل کی سرگزشت، اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، اپریل ۱۹۹۳ء

ماٰخذ رسائل و اخبارات

۱۔ آنکھ مچولی، ویڈیو میگزین، جنوری ۱۹۹۰ء، گرین گائیڈ اکیڈمی، کراچی
۲۔ ـــــ، اپریل ۱۹۹۵ء
۳۔ آہنگ، جلد ۵۸، شمارہ ۵ تا ۷، ۲۰۰۶ء، ریڈیو پاکستان، اسلام آباد
۴۔ ماہنامہ اخبارِ اردو، جولائی ۲۰۰۹ء، ادارہ فروغِ قومی زبان، اسلام آباد
۵۔ روزنامہ ایکسپریس، کراچی، ۱۹ مئی ۲۰۲۳ء
۶۔ ماہنامہ تعلیم و تربیت، مئی ۱۹۸۴ء، فیروز سنز، لاہور
۷۔ ماہ نامہ ساتھی، دسمبر ۲۰۲۳ء، ادارہ ساتھی، کراچی
۸۔ ـــــ، جولائی ۲۰۲۱ء

برقی ماٰخذ

۱۔ https//:en.wikipedia.org/wiki/Timeline_of_radio
۲۔ http//:digitalcopycat.com/audio_cassette_tape_identification
۳۔ http//:youtu.be/Rjni8E02TOs?si=DgN3pM1-YAiTUblE
۴۔ http//:www.dawnnews.tv/news/1204596
۵۔ http//:www.imdb.com/list/ls056530422
۶۔ http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+stories+urdu
۷۔ http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+poems+urdu
۸۔ http//:www.adeeb-online.com
۹۔ http//:news.artnet.com/market/first-ever-artificial-intelligence-portrait-painting-sells-at-christies-1379902

۱۰۔ www.dw.com/ur

REFRENCES:

1. Abdul Hameed, *Masnoi Zahanat: Fawaid or Khtraat?*, Daily *Express*, Karachi, 19 May 2023, p.3
2. Dr. Muhammad Iftikhar Khokhar, *Roshni ka Safar*, (Islamabad: Children Literature Dept. Da'wah Academy, 2013), p.40
3. Muhammad Tariq Khan, *Pakistan ma Bachou kay Urdu Rasail*, (Karachi: Dept. of Urdu, University of Karachi, 2022), p.47
4. Dr. Muhammad Iftikhar Khokhar, *Bachou kay Urdu Rasail ki Sarguzisht*, (Islamabad: Children Literature Dept., Da'wah Academy, 1993), p.4
5. *Taleem-o-Tarbiat*, May, 1984, Feroz Sons, Lahore, p.1
6. *Aankh Macholi*, Jan. 1990, Green Guide Academy, Karachi, p.7
7. https//:en.wikipedia.org/wiki/Timeline_of_radio
8. Rifat Sarosh, *All India Radio or Urdu*, (Delhi: Educational Publishing House, 2008), p.31
9. Agha Muhammad Ashraf, *Bachou ka Landon*, (Delhi: Hali Publishing House, 1942), p.3
10. Riaz-ur-Rahman Saghar, *Wo bhi kya Din thay*, (Lahore: Alqamar Enterprises, 1995), p.201
11. *Aahang*, Vol. 58, No. 5 to 7, Radio Pakistan, Islamabad, 2006, p.162
12. Yasmeen Sahar, *Obaidullah kehar kay safarnamay*, (Karachi: Federal Urdu University, 2023), p.55
13. Rakia Raza, *Wadi-e-Tairstan*, (Lahore: Bachoun ka Kitab Ghar, 2019), p.7
14. Muhammad Tahir, *Television kay Urdu Dramay*, (Lahore: University of Punjab, 2009), p.347
15. http//:youtu.be/Rjni8E02TOs?si=DgN3pM1-YAiTUblE
16. Muhammad Tahir, *Television kay Urdu Dramay*, p.354
17. http//:www.dawnnews.tv/news/1204596
18. *Aankh Macholi*, (Video Magazine), Jan. 1990, Green Guide Academy, Karachi, p.74
19. http//:www.imdb.com/list/ls056530422
20. http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+stories+urdu
21. Muhammad Akbar Sajjad, *Pak Nastaleeq Font: Aik Takniki Jaiza*, in Monthly *Akhbar-e-Urdu*, July 2009, National Language Authority, Islamabad, p.1
22. http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+poems+urdu

23. http//:www.adeeb-online.com
24. Abdul Hameed, *Masnoi Zahanat: Fawaid or Khtraat?*, p.6
25. http//:news.artnet.com/market/first-ever-artificial-intelligence-portrait-painting-sells-at-christies-1379902
26. Bin Yameen, *Hum Zadoun ka Hamla* in Monthly *Sathee*, Dec. 2023, Idara Sathee, Karachi, p.28
27. Bin Yameen, *Tilsm-e-Kode Ruba* in Mothly *Sathee*, July 2021, Idara Sathee, Karachi, p.24
28. www.dw.com/ur

Bibligraphy:

1. Ashraf, Agha Muhammad, *Bachou ka Landon*, Delhi: Hali Publishing House, 1942
2. Khokhar, Muhammad Iftikhar, Dr., *Roshni ka Safar*, (Islamabad: Children Literature Dept. Da'wah Academy, 2013
3. ____, *Bachou kay Urdu Rasail ki Sarguzisht*, ____, 1993
4. Khan, Muhammad Tariq, *Pakistan ma Bachou kay Urdu Rasail*, Karachi: Dept. of Urdu, University of Karachi, 2022
5. Raza, Rakia, *Wadi-e-Tairstan*, Lahore: Bachoun ka Kitab Ghar, 2019
6. Saghar, Riaz-ur-Rahman, *Wo bhi kya Din thay*, Lahore: Alqamar Enterprises, 1995
7. Sahar, Yasmeen, *Obaidullah kehar kay safarnamay*, Karachi: Federal Urdu University, 2023
8. Sarosh, Rifat, *All India Radio or Urdu*, Delhi: Educational Publishing House, 2008
9. Tahir, Muhammad, *Television kay Urdu Dramay*, Lahore: University of Punjab, 2009

Magazines Newspapers:

1. Daily *Express*, 19 May 2023
2. *Taleem-o-Tarbiat*, May, 1984, Feroz Sons, Lahore
3. *Aankh Macholi*, Jan. 1990, Green Guide Academy, Karachi
4. *Aahang*, Vol. 58, No. 5 to 7, Radio Pakistan, Islamabad, 2006
5. Monthly *Akhbar-e-Urdu*, July 2009, National Language Authority, Islamabad
6. Monthly *Sathee*, Dec. 2023, Idara Sathee, Karachi
7. ____, July 2021, ____

Websites:

1. https//:en.wikipedia.org/wiki/Timeline_of_radio

2. http//:youtu.be/Rjni8E02TOs?si=DgN3pM1-YAiTUblE
3. http//:www.dawnnews.tv/news/1204596
4. http//:www.imdb.com/list/ls056530422
5. http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+stories+urdu
6. Muhammad Akbar Sajjad, Pak Nastaleeq Font; aik takniki jaiza, (Islamabad: Mashmoola Mahnama Akhbar e Urdu, July 2009), p.1
7. http//:www.youtube.com/results?search_query=kids+poems+urdu
8. http//:www.adeeb-online.com
9. http//:news.artnet.com/market/first-ever-artificial-intelligence-portrait-painting-sells-at-christies-1379902
10. www.dw.com/ur

۞۞